## سوال (استفتاء)

1۔ میں زمین کاشتکاری کیلئے لیتا ہوں، جس پر میرے کچھ اخراجات ہوتے ہیں، مثلاً ٹیوب ویل کا پانی کا خرچ، زمین کا کرایہ پر لینے کی اجرت، کٹائی اور تھریشر وغیرہ کی اجرت، اس طرح کے دیگر اخراجات بھی ہوتے ہیں، ان اخراجات کو نکالنے کے بعد میرے پاس کل پیداوار کا تھوڑا حصہ بچتا ہے۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ کل پیداوار کا عشر میں یعنی کاشتکار دوں گا یا اخراجات نکالنے کے بعد جو حصہ مجھے ملے گا میں اس کا عشر دوں گا اور بقیہ پیداوار کا جو حصہ ٹیوب ویل اور زمین وغیرہ والوں کو دوں گا اس کا عشر وہ خود ادا کر دیں گے؟

2۔ میں کاشتکاری کیلئے ٹیوب ویل کا پانی لیتا ہوں، جس کا طریقہ ہوتا ہے کہ ٹیوب ویل والے کیلئے کاشت میں سے اس طرح حصہ طے کرتے ہیں کہ جتنی پیداوار ہوگی اس کا آدھا حصہ آپ کا ہوگا اور اگر کبھی پیداوار نہ ہو تو اسے کچھ حصہ نہیں ملے گا، اس طرح معاملہ کرنا شرعاً کیسا ہے اور اگر یہ طریقہ شرعاً درست نہیں ہے تو اس کا جائز متبادل کیا ہے؟

مستفتی [redacted]
پتہ [redacted]
موبائل نمبر [redacted]

(جواب منسلک ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامدًا ومصلّیاً

(۱)۔۔۔ زمین کو کاشت کے قابل بنانے سے لے کر پیداوار حاصل ہونے تک اور اس کو سنبھالنے تک جو اخراجات ہوتے ہیں، انہیں فقہی اصطلاح میں "مؤنۃُ الزرع" کہا جاتا ہے جیسے ہل چلانا، زمین کو جڑی بوٹیوں سے خالی کرنا، اُسے ہموار کرنا، بیج بونا، کھاد ڈالنا، آب پاشی کرنا، اسپرے کرنا، مزدوروں کو فصل کی کٹائی کی اجرت دیناوغیرہ، یہ اخراجات عشر سے مِنہا نہیں کئے جائیں گے یعنی عشر ادا کرنے سے پہلے اِن اخراجات کو حاصل ہونے والی پیداوار سے نہیں نکالا جائے گا۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں ذکر کردہ تمام اخراجات مِنہا کئے بغیر کل پیداوار کا عُشر آپ ہی ادا کریں گے۔

البتہ پیداوار حاصل ہونے کے بعد اگر اس غرض سے پیداوار کو شہر یا منڈی میں لایا جائے کہ شہر کا ریٹ زیادہ ہوتا ہے اور شہر لے جانے کے اخراجات نکالنے کے باوجود عشر میں زیادہ رقم حاصل ہوتی ہے اور اس کا فائدہ غریبوں کو پہنچتا ہے تو ایسی صورت میں پیداوار حاصل ہونے کے بعد کے اخراجات مثلاً منڈی تک لیکر جانے کا خرچہ وغیرہ نکال کر عُشر ادا کرسکتے ہیں، کیونکہ یہ اخراجات "مؤنۃُ الزرع" میں داخل نہیں ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی نمبر: 18/1328، 8/1533)

**فی مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (1 / 320):**

قبل رفع مؤن الزرع بضم الميم وفتح الهمزة جمع المؤنة وهي الثقل والمعنى بلا إخراج ما صرف له من نفقة العمال والبقر وكري الأنهار وغيرها مما يحتاج إليه في الزرع لإطلاق قوله عليه الصلاة والسلام فيما سقته السماء العشر وفيما سقي بالسانية نصف العشر ولأنه عليه الصلاة والسلام حكم بتفاوت الواجب لتفاوت المؤن فلا معنى لرفعها هذا قيد لمجموع العشر ونصفه كما لا يخفى.

**وفي حاشية ابن عابدين (2 / 328):**

(قوله: **بلا رفع مؤن**) أي يجب العشر في الأول ونصفه في الثاني **بلا رفع أجرة العمال ونفقة البقر وكري الأنهار وأجرة الحافظ ونحو ذلك** درر قال في الفتح يعني لا يقال بعدم وجوب العشر في قدر الخارج الذي بمقابلة المؤنة بل يجب العشر في الكل؛ لأنه عليه الصلاة والسلام حكم بتفاوت الواجب لتفاوت المؤنة ولو رفعت المؤنة كان الواجب واحدا وهو العشر دائما في الباقي؛ لأنه لم ينزل إلى نصفه إلا للمؤنة والباقي بعد رفع المؤنة لا مؤنة فيه فكان الواجب دائما العشر لكن

(جاری ہے۔۔۔)

الواجب قد تفاوت شرعا فعلمنا أنه لم يعتبر شرعا عدم عشر بعض الخارج وهو القدر المساوي للمؤنة أصلا اهـ وتمامه فيه.

(۲)۔۔۔مذکورہ معاملہ شرعی اعتبار سے درست نہیں ہے، کیونکہ اس معاملہ کو بیع، مزارعت یا کرایہ داری میں سے کسی پر بھی محمول نہیں کرسکتے، البتہ اس کا جائز متبادل یہ ہے کہ پانی کی مقدار یا وقت اور اس کی اجرت متعین کرلی جائے تو پھر یہ بیع (خرید و فروخت) کا معاملہ بن کر درست ہو جائے گا، مثلاً فی گھنٹہ پانی متعین رقم یا اناج و فصل کی فیصدی پیداوار کے بجائے متعین مقدار کے بدلے میں فروخت کر دیا جائے اور اناج و فصل کو کسی خاص کھیت کے ساتھ بھی مشروط نہ کریں بلکہ مطلقاً طے کریں اور پھر جہاں سے چاہے متعین مقدار میں اناج و فصل دیدیں۔

**وفي فقه البيوع (369/1):**

والشرط السادس المتعلق بالمبيع أن يكون متعينا معلوما. وهذا شرط لصحة البيع، لا لانعقاده. فيفسد بيع المجهول جهالة مفضية إلى المنازعة، لأنه داخل في بيع الغرر.

**وفي فقه البيوع (423/1):**

والشرط الثاني هو معلومية الثمن، وهو من شرائط الصحة، دون الانعقاد عند الحنفية، فالبيع فاسد إن كان الثمن مجهولا، سواء أكانت الجهالة في جنس الثمن، أم في تعيينه أم في قدره، كما بينا في المبيع. والدليل على فساد البيع بجهالة الثمن أن فيه غررا، وقد نهى النبي الكريم ﷺ عن بيع الغرر.

**الجواب صحیح**

محمد عبدالجلیل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۸/شوال/۱۴۴۰ھ

۰۲/جولائی/۲۰۱۹ء

**واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب**

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۸/شوال/۱۴۴۰ھ

۰۲/جولائی/۲۰۱۹ء